(معاذ اللہ) مگر کائنات کے اس خالق اور مقنن اعظم کی بات جوں کی توں رہی جس کی ذات تمام حکمتوں اور دانائیوں کا سرچشمہ اور جس کا علم اور احاطہ لامحدود ہے۔ کہ ولکم فی القصاص حیوۃ یااولی الالباب۔ قرآنی حدود کی ضرورت اور افادیت کی یہ تائید اور یہ دعوت کسی مولوی کیطرف سے نہیں دی جارہی بلکہ ملک کے سب سے بڑے قانون دان اور جرم و سزا کی دنیا کا طویل تجربہ اور مشاہدہ کرنے والے چیف جسٹس اور مغربی تہذیب کے سرد وگرم چشیدہ عیسائی کارنیلس کی طرف سے ہے ـــــ اور حق کی یہ اذان کسی منبر ومحراب خانقاہ یا مدرسہ میں نہیں بلکہ یورپ کے ایک سو پچاس قانون دانوں کی مجلس میں دی گئی ہے۔ غیروں سے مرعوب ہوکر اسلام اور اسلامی احکام کی مدافعت میں تاویلانہ بلکہ تحریفانہ رویہ اختیار کرنے والوں کیلئے اس میں نصیحت ہے۔ اور خدائی قوانین کی غیرفانی افادیت اور ابدیت کی کھلی دلیل ہے ؎

مدّت سے فلسفی کی چنیں وچناں رہی　　لیکن خدا کی بات جہاں تھی وہاں رہی

(سمیع)

ایک نیا فرقہ اباحیہ

مجلس فکر اسلامی میں پروفیسر شریف کی تقریر سے پہلے مسٹر اے ڈی اظہر نے مجلس فکر اسلامی کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے کہا۔ کہ چونکہ اسلام نے قرآن کی تشریح وتعبیر کا حق کسی خاص طبقہ کے لئے محدود نہیں کیا ہے۔ اس لئے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اسلام کی بنیادی تعلیمات پر غور کرے اور نئے حالات کے مطابق ان کی تشریح کرے۔

اس کلیہ کے ماتحت گویا ایک نیا فرقہ اباحیہ پھر سے وجود میں آگیا ہے۔ سنتے ہیں کسی زمانے میں بعض منچلوں نے اپنی طبیعت کی اُپج سے ایک فرقہ اباحیہ کو جنم دیا تھا۔ اس کے لوگ قرآنی الفاظ کے تقدس کے تو قائل تھے۔ لیکن ہر لفظ کی جو تشریح وتفسیر چاہتے بے دھڑک کرڈالتے۔ مثلاً کہتے تھے۔ کہ خمر بیشک حرام ہے۔ لیکن اس کا کیا ثبوت ہے کہ یہ وہی شراب ہے۔ جسے آج لوگ پیتے ہیں۔ یا مثلاً میسر حرام ہے۔ لیکن کیا معلوم کہ اس سے مراد یہی جوئے کی بازیاں ہیں جو آج کل لگائی جاتی ہیں۔ اس طرح شریعت اسلامی کے سارے احکام مسخ کرکے